السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا سرپرست (ولی) کی رضامندی کے بغیر عورت کا نکاح کیا جاسکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس طرح سرپرست کو قطعی طورپر اس بات کا حق نہیں، کہ وہ کسی عورت کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر کرے، اسی طرح کسی بیٹی کو بھی اس بات کا حق نہیں، کہ وہ اپنے باپ یا ولی سے بالا بالا خود ہی اپنا نکاح کروالے۔ ارشاد نبوی ہے:

(لانکاح الا بولی) (ابوداود، النکاح، فی الولی، ح: 2085، ترمذي، النکاح، ح: 1101، ابن ماجہ، النکاح، ح: 1887)

''ولی کے بغیر نکاح ہی نہیں۔''

ایک اور ارشاد نبوی ہے:

(ایما امرأة نکحت بغیر اذن ولیها فنکاحها باطل فنکاحها باطل فنکاحها باطل) (ابوداود، النکاح، فی الولی، ح: 2083، ترمذي، النکاح، ماجاء لانکاح الا بولی، ح: 1102، ابن ماجہ، النکاح، لانکاح الا بولی، ح: 1879)

''جس کسی عورت نے بھی اپنے ولی کے بغیر نکاح کیا تواُس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔''

خود کئے گئے نکاح کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تین دفعہ "باطل" کا لفظ بولنا اس جرم کی شدت پر دلالت کرتا ہے۔ مزید برآں عہد رسالت اور عہد صحابہ سے کوئی ایسا واقعہ نہیں ملتا کہ کسی عورت نے اپنا نکاح خود ہی، بغیر کسی سرپرست کے کرلیا ہو اور وہ برقرار رہنے دیا گیا ہو۔ ایک دفعہ ایک عورت نے اصلی ولی اور سرپرست کی بجائے کسی اور کو اپنا بنا لیا جس نے اس عورت کا نکاح کروا دیا۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے نکاح کرنے اور کروانے والوں کو درے مارے اور اس عورت کا نکاح ختم کردیا۔

(مصنف عبدالرزاق، النکاح، النکاح بغیر ولی، ح: 10486، مصنف ابن ابی شیبة، النکاح، فی المراة اذا تزوجت بغیر ولی، ح: 16191)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

(لا تنکح المراة نفسها، فان الزانیة تنکح نفسها" (مصنف عبدالرزاق، النکاح، النکاح بغیر ولی، ح: 10494"

''عورت اپنا نکاح خود نہ کروائے، کیونکہ بدکار عورت اپنا نکاح خود کرواتی ہے۔''

(اسی سے ملتا جلتا فرمان عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا ہے۔ (ایضا، ح: 10481

نکاح میں ولی کی شرط کیوں ضروری ہے؟ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''نکاح میں سرپرست کی شرط ان کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے اور عورتوں کا نکاح کو اپنے ہاتھ میں لینے میں بے غیرتی ہے، جس کی وجہ حیاء کی کمی، سرپرستوں پر دست درازی اور ان سے لاپروائی برتنا ہے۔ علاوہ ازیں تشہیر کے ذریعہ نکاح اور بدکاری میں فرق کرنا واجب ہے اور نکاح کی تشہیر میں سب سے اہم بات لڑکی کے سرپرستوں کا بوقتِ نکاح حاضر ہونا ہے۔'' (حجۃ اللہ البالغۃ 127/2)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

محدث فتویٰ